تصویر کا دوسرا رُخ

گذشتہ سطور میں جو حالات مذکور ہوئے ان سے تصویر کا وہ رخ بتانا مقصود تھا جب کہ علمائے حرمین شریفین نے المعتمد المستند اور اس کے مصنف کی دیانت پر اعتماد کر کے اس کی تصنیف شدہ کتاب پر اپنی تقاریظ و تصدیقات ثبت کر دی تھیں۔ اس وقت تک علمائے دیوبند کی دینی، علمی اور سیاسی خدمات کے بارے میں ان حضرات کی معلومات صفر برابر تھیں۔

مگر تقدیر کے معاملات پر کسے اختیار حاصل ہے؟ حالات ایسے انداز سے بدلنے شروع ہوئے کہ ایک طرف تو مولانا حسین احمد مدنیؒ کی طرف سے حقیقت حال کی وضاحت نے حرمین کے علمی حلقوں کو چونکا کے رکھ دیا۔ ان حلقوں کو بڑی ندامت کے ساتھ اس بات کا احساس ہوا کہ کس ہوشیاری اور چالبازی کے ساتھ ان کو ہندوستان کے علمائے حق کی اس واحد نمائندہ جماعت کے خلاف استعمال کیا جا چکا ہے جو اپنی بے بضاعتی کے علی الرغم سرزمین ہند ہی نہیں پوری دنیائے اسلام کو انگریزی استعمار کے چنگل سے آزاد کرانے کی جد وجہد کے ساتھ ساتھ دینی علوم و معارف پر مغربی منکرین اور عیسائی پادریوں کی علمی یلغار کا مردانہ وار دفاع کر رہی ہے۔

دوسری طرف مدینہ منورہ میں اپنے قیام کے آخری ایام میں احمد رضا خاں صاحب نے اہل سنت والجماعت کے مسلّمہ عقیدہ علمِ غیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف روافض کے "عقیدۂ امامت" اور ہندوؤں کے "عقیدۂ تناسخ" کی بعض جزئیات سے قریب تر ایک عقیدہ وضع کیا اور علمائے حرمین کو خوابیدہ تصور کر کے اُس کی

اسی طرح تائید و تصدیق کرا لینا چاہی جس طرح علمائے دیوبند کے خلاف انکی عدم واقفیت اور معلومات نہ ہونے کے سبب "حسام الحرمین" کی خود ساختہ تحریروں پر من مانی کارروائی کروا چکے تھے۔

خاں صاحب کی اس کوشش نے ان کی اصلیت کا بھانڈا بیچ چوراہے کے پھوڑ ڈالا۔ علمائے حرمین اب چونکے کہ المعتمد المستند کا مصنف کس علمی و اعتقادی حدود اربعہ کا مالک ہے ؟!

"حسام الحرمین" کا تیر تو نکل چکا تھا۔ اب کیا کیا جائے ؟ اس سوال نے علمائے حرمین کو باہم مل بیٹھنے اور سوچنے پر مجبور کر دیا۔

اس باہم مل بیٹھنے اور سوچنے سے جو نتیجہ برآمد ہوا، وہی اس تصویر کا دوسرا رخ ہے۔ علمائے حرمین شریفین نے نادانستگی میں حسام الحرمین کی جو تصدیق کر دی تھی اسکی تلافی کے لئے انھوں نے بیک وقت دو کام کئے۔

تلافیٔ مافات کیلئے علمائے حرمین کا پہلا اقدام | پہلا کام یہ کیا کہ خانصاحب کی علم غیب سے متعلق تصنیف کو بنیاد بنا کر حسام الحرمین کی تصدیق کرنیوالے علمائے مدینہ منورہ کے سرخیل حضرت شیخ مفتی احمد برزنجیؒ نے "غایۃ المامول" کے نام سے ایک رسالہ تحریر کیا جس میں اہل سنت والجماعت، معتزلہ اور خوارج وغیرہ کے عقائد کا موازنہ کر کے خاں صاحب کے عقیدہ علم غیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھرپور تنقید کی، اور ان کے اہل سنت میں سے ہونے کے دعوے کا تار پود بکھیر ڈالا جس سے انکی ساری علمی و اعتقادی حیثیت کا کچا چٹھا کھل کر سامنے آگیا۔

مفتی برزنجیؒ کی تالیف "غایۃ المامول" کی تمام علمائے حجاز نے مکمل تائید کی جس سے کم از کم ارض مقدس میں فتنہ پر نہ پھیلا سکا۔

دوسرا اقدام | دوسرا کام یہ کیا گیا کہ بالاتفاق رائے عقائد اہل سنت والجماعت کی توضیح و تشریح کے لئے چھبیس ۲۶ سوالات مرتب کئے اور علمائے دیوبند کے عقائد کی تحقیق و توضیح کی غرض سے ان کو دیوبند روانہ کر دیا۔

حضرت مولینا خلیل احمد سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ نے علمائے دیوبند کے نمائندے اور ترجمان کی حیثیت سے ان کے جوابات تحریر کیے۔ جس پر تمام اکابر علمائے دیوبند نے تصدیقی دستخط اور مہریں ثبت کر دیں۔ یہ جوابات جب حرمین شریفین کے علمی حلقوں میں پہونچے تو ان حلقوں کے اکابرین نے انکی مکمل تائید کی۔ علمائے دیوبند کے عقاید کو عین عقائد اہل السنۃ والجماعۃ قرار دیا اور ان کے خلاف عقیدہ رکھنا اہل سنت والجماعت سے خروج کا مترادف قرار دیا۔ اس مجموعۂ جوابات پر اپنی تصدیقات و تقریظات تحریر فرمائیں۔

زیر بحث مسئلہ کے اس دوسرے رخ میں ہم علمائے حرمین شریفین کی تلافیٔ مافات کی انہی دو کاوشوں کا مختصر جائزہ پیش کرتے ہیں۔ تاکہ علمائے حرمین شریفین کی وہ حتمی اور تحقیقی رائے جو علمائے ہندوستان (و پاکستان) کے دونوں بڑے مکاتب[۱] فکر کی، عقائد اہل السنۃ والجماعۃ کی روشنی میں اہل السنۃ والجماعۃ کے اندر جگہ و مقام متعین کرتی ہے، واضح ہو کر سامنے آجائے۔

آسانیٔ تفہیم کی غرض سے اس پوری بحث کو ہم دو عنوانات کے تحت ذکر کرتے ہیں:۔

علم غیب کے مسئلہ پر احمد رضا خان صاحب کے عقیدے کے رد میں اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدۂ علم غیب کی توضیح و تشریح کے لئے علمائے مدینہ منورہ نے "غایۃ المامول" کے عنوان سے جو کتاب لکھی تھی اسکی مناسبت سے ہم "احمد رضا خان صاحب اور غایۃ المامول" کے تحت انکی حیثیت علمائے حرمین کی نظر میں واضح کریں گے۔[۲]

---

[۱] ان مکاتب فکر میں سے ایک کے سرخیل جناب احمد رضا خان صاحب بریلوی ہیں۔ یہ مکتبۂ فکر ماضی میں رضاخانی فرقہ کے نام سے مشہور تھا، مگر اب علمی حلقوں میں بریلوی مکتب فکر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس فرقہ کو اپنے اہل السنۃ والجماعۃ ہونے پر اصرار ہے، دوسرا مکتب فکر ماضی و حال میں "دیوبندی" کے نام سے معروف ہا ہے۔ اسکی قیادت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ مولانا اشرف علی تھانویؒ اور مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ جیسے علم و عمل کے شہسواروں کے ہاتھ میں رہی ہے۔ ۱۲۰ مجیب (حاشیہ م۲ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

۲۔ "تصدیقات علمائے حرمین" کے عنوان سے عقائد علمائے دیوبند پر علمائے حرمین اور دیگر اسلامی ممالک کے علماء کی تصدیقات کا تذکرہ ہوگا۔

۱۔ احمد رضا خان صاحب اور غایۃ المامول

المعتمد المستند کے مصنّف اور حسام الحرمین کے روح رواں جناب احمد رضا خاں صاحب دیار حرم میں اپنا مشن پورا کر کے ہندوستان واپس ہوئے تو علمائے حرمین نے اپنی غلطی پر متنبہ ہونے کے بعد خاں صاحب کی شان جن الفاظ میں بیان کی ان کو مختصراً اہم ان حضرات کے اسماء کی فہرست کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

۱۔ مفتی الشافیہ سیّد احمد برزنجی رحمۃ اللہ علیہ وہ بزرگ ہیں جن کا تعارف خود خانصاحب نے حسام الحرمین میں اس طرح کرایا ہے:۔

"حایز العلوم النقلیۃ وفائز الفنون العقلیۃ الجامع بین شرف النسب والحسب وارث العلم والمجد أباً عن أب المحقق الألمعی والمدقق اللوذعی مفتی الشافیۃ بالمدینۃ المحمیۃ مولانا السیّد الشریف احمد البرزنجی عمت فیوضہ کل رومیّ وزنجیّ[۱]

علمائے مدینہ منورہ پر جب خاں صاحب کی علمی واعتقادی حقیقت واضح ہوگئی تو انہی مفتی برزنجی صاحب نے جن الفاظ میں آپ اور آپ کے عقیدہ پر تبصرہ کیا وہ قابل ملاحظہ ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"ورد الی المدینۃ المنورۃ رجلٌ من علماء الھند یدعی احمد رضا خان[۲]"۔ "ثم اطلعنی احمد رضا خان المذکور علی رسالۃ لہ"[۳]

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ ملاحظہ ہو) ۱۲ مکمل مسئلہ علم غیب ہے یہاں بحث مقصود نہیں صرف خاں صاحب کا تعارف کرایا گیا ہے یہ مکمل بحث "غایۃ المامول" میں ملاحظہ فرمائیں جو عنقریب طبع ہو جائیگی انشاءاللہ ۱۲۔ نجیب

[۱] احمد رضا خاں؛ حسام الحرمین ص ۱۳۱ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء [۲] سیّد احمد البرزنجی؛ غایۃ المامول ص ۳

ان دونوں جملوں میں خاں صاحب کی شخصیت کا جو مقام حقیقۃً مفتی برزنجی صاحب کی نظر میں تھا واضح ہو رہا ہے کہ خاں صاحب کی شخصیت تو حقیقت میں یہ تھی کہ علماء کرام کے معزز لباس میں ایک غیر معروف آدمی تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ ظاہری شکل و شباہت سے متاثر ہو کر مفتی صاحبؒ نے آپ کی شان میں وہ جملے لکھ دیئے جن کو حسام الحرمین کی زینت بنایا گیا۔ اسکی حقیقت بھی یہ تھی کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے بارے میں نیک گمان رکھنے کی ہدایت فرمائی ہے، اور جب حقیقتِ حال اس کے برعکس ثابت ہو جائے تو پھر حسن ظنی کے کیا معنی؟ چنانچہ جب مفتی شافعیہ کو احمد رضا خاں صاحب کے عقائد معلوم ہوئے تو ان کو ان الفاظ سے یاد فرمایا۔ لکھتے ہیں

"اصرّ وعاند"[۱] (اپنے عقائد باطلہ پر اصرار و عناد سے جما رہا)۔

"وقد جاھر بالکذب لبعض من یدعی فی زماننا العلم وھو متشبع بما لم یعط"[۲] (علم کی طرف خود کو منسوب کرنے والے ایک شخص نے کھلم کھلا کذب و افترا سے کام لیا۔ حالانکہ وہ چیز (یعنی علم) جس کا وہ دعویدار ہے اسے دی ہی نہیں گئی)

فحرّفہ عن موضعہ[۳] (اس نے آیت قرآنی میں تحریف کر کے اس کے اصل معنی سے ہٹا دیا) اور پھر خانصاحب کی تحریف و تاویل پر یوں تبصرہ کیا کہ:۔

ھذا من اعظم الجھل واقبح التحریف[۴] (اسکی یہ تاویل و تحریف انتہائی قبیح اور کھلی جہالت کی غماز ہے) اور پھر ان تحریفات و تاویلات پر خانصاحب کو:۔

ھذا الجاھل (یہ جاہل انسان) والمحرف[۵] (اور تحریف کرنے والا) کے خطابات سے نوازا۔ اور اس قسم کے عقائد رکھنے والوں کو یہود و نصاریٰ کے طریقوں کی پیروی

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ ۳ تا ۵ ملاحظہ ہو) ۳ ایضاً ص۳، الشہاب الثاقب ص۳ ۴ ایضاً ص۲۸ ۵ ایضاً ص۲۸ والشہاب الثاقب ص۱۱ ۱ سیّد احمد البرزنجیؒ، نہایۃ المامول ص۲۸ بحوالہ الشہاب الثاقب ص۱۲ مطبوعہ دیوبند ۲ ایضاً ص۲۸ الشہاب ص۱۴ ۳ ایضاً

کرنے والا قرار دیا۔

۲۔ شیخ عبد القادر توفیق الشلبی الطرابلسی رحمۃ اللہ علیہ جنکا تذکرہ خانصاحب ان الفاظ میں کرتے ہیں:۔

"..... من فی العلم تصدر و فی الدرس تقدر و دقق النظر

و ورد وصدر بتوفیق من القادر الشیخ الفاضل عبد القادر

توفیق الشلبی الطرابلسی الحنفی المدرس بالمسجد الکریم

النبوی منحہ اللہ تعالیٰ من فیضہ القوی [۵۴]

خان صاحب کی حقیقت واضح ہوجانے کے بعد مفتی شلبی صاحب نے مفتی برزنجیؒ کی تائید کرتے ہوئے خان صاحب کو مجادل [۵۵] (جھگڑالو) اور ان کے عقائد کو "المزور" [۵۶] (جھوٹ کا پلندا)، البہتان [۵۷] (اللہ پر بہتان)، ترھات الغی والطغیان [۵۸] (دین سے سرکشی و گمراہی) کا پلندا، خان صاحب کے دعوی کے دلائل کو اباطیل [۵۹] (باطل کی جمع)، خرافات [۶۰] (یادہ گوئی، بیہودہ ولغویات) اور البلسی والاریبات [۶۱] (شکوک وشبہات پیدا کرنیکا سبب) قرار دیا۔

۳۔ شیخ فاتح طاہری رحمۃ اللہ علیہ بلند پایہ محدّث اور فقہ مالکی کے محقق عالم تھے۔ گذشتہ اوراق میں علمائے مدینہ منورہ کے اسمار گرامی کی فہرست میں آپ کا تذکرہ آچکا ہے آپ نے حسام الحرمین پر تصدیق کرنے سے انکار کر دیا تھا مفتی برزنجیؒ کی تائید کرتے ہوئے خان صاحب پر تبصرہ کیا:۔

من سعی خلافہ [۶۲] (خلافِ حق کا طالب)

اور آپ کے عقائد کے مظہر رسالہ کی تحریروں پر یوں رقمطراز ہیں:۔

---

[۵۴] احمد رضا خاں صاحب: حسام الحرمین ص ۱۵۷ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء

[۵۵] غایۃ المامول ص ۳۳، [۵۶] [۵۷] [۵۸] [۵۹] [۶۰] [۶۱] ایضاً ص ۳۳، الشہاب الثاقب ص ۱۶، ۱۷

[۶۲] غایۃ المامول ص ۳۴ والشہاب الثاقب ص ۱۷۔

ھذہ المنادات النفاقیۃ[۱] (یہ نفاقی جھگڑے) اور عقائد کی وضاحت کے بعد فرماتے ہیں:۔

متبعًا وساوسہ جازمًا بہ بما القاہ الیہ شیخہ ابلیس الا بالسۃ مع ان معلمہ الشیخ الخ[۲]

(وہ ایسے لوگوں میں سے ہے جو اپنے قلبی وسوسوں کی اتباع کرنے والے ہوتے ہیں اور جوان کے ابلیس الا بالسہ (بڑے شیطان) انکے دل میں القاء کرتے ہیں، حالانکہ ابو مرہ (شیطان کا ایک نام) یعنی ابلیس لعین نے خود کبھی ایسے عقائد کی عمر میں ایک مرتبہ بھی تصدیق نہیں کی)

خان صاحب کے دلائل کو شمس[۳] قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان لوگوں نے قرآن وسنت کے خلاف اپنی عقل کو فیصلہ کن حیثیت دے رکھی ہے جو کھلی گمراہی ہے[۴]

خان صاحب کے تقریظات وتصدیقات حاصل کرنے کے اس سارے کاروبار کو تعنت، فخر و ریا[۵] سے تعبیر کرتے ہوئے ایسے عقائد اور عمل کو اہل علم و شرافت کے لئے شرم وحیا کے منافی قرار دیا[۶]

۴۔ مفتی تاج الدین الیاس رحمۃ اللہ علیہ جن کے بارے میں خان صاحب لکھتے ہیں

"تاج المفتین وسراج المتقنین مفتی السادۃ الحنفیۃ بمدینۃ الامینیۃ الصفیۃ ناصر السنۃ بالنجدۃ والباس مولینا المفتی تاج الدین الیاس لا زال مبجلا عند اللہ وعند الناس"[۷]

۵۔ شیخ محمد سعید شیخ الدلائل کے بارے میں خان صاحب کے الفاظ ہیں:۔

"....الضوء المنور والروح المصور صورۃ السعادۃ وحقیقۃ السیادۃ ذو الحسنی وزیادۃ دلائل الخیرات وجلائل المبرات

۳ه ۴ه ایضاً ص۳۴ ۳ الشہاب ص۱۹۔

۵ه ایضاً ص۳۴ والشہاب الثاقب ص۱۷ ۶ه ۷ه ایضاً ص۳۴، الشہاب ص۱۷ مطبوعہ دیوبند۔

۸ه احمد رضا خاں صاحب: حسام الحرمین ص۱۰۳ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء (۹ه آئندہ صفحہ پر ملاحظہ ہو)

الحمید الرشید مولینا السعید محمد سعید شیخ الدلائل
لازال بالفضائل[1]

۶۔ سید عباس رضوانؒ کے متعلق خانصاحب نے اس رائے کا اظہار کیا ہے:۔
السیّد الشریف النظیف الطاهر العریف ذوالعز والتشریف
الغنی عن التوصیف حضرت مولانا السید عباس ابن
السید الجلیل محمد رضوان شیخ الدلائل عاملهما الله
تعالیٰ فی الیوم العبوس بالرضوان[2]

۷۔ شیخ عمر حمدانؒ کی تعریف ان الفاظ سے کی ہے:۔
الفاضل العقول احد الفحول الطیب الزکی العطن الذکی
الغصن المزین بالطیب المغرسی مولینا عمر بن حمدان
المحرسی ذکرہ الفوز والفلاح والسنی[3]

۸۔ سید احمد الجزائریؒ کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:۔
الفاضل الکامل باهر الفضائل ظاهر الفواضل طاهر الشمائل
شیخ المالکیة ذوالسمة الملکیة السید الشریف السری مولانا
السید احمد الجزائری دام بالفیض الباطنی والظاهری[4]

۹۔ شیخ خلیل خربوتیؒ کی شان خانصاحب نے یوں بیان فرمائی ہے:۔
کبیر العلماء وکریم الکرماء کنز العوارف ومعدن المعارف
ذو شیبة العلماء الموفق من السماء ذوالفیض الملکوتی
مولانا الشیخ خلیل بن ابراهیم الخربوتی اید ہ الله بالنصر
اللاهوتی[5]۔

---

[1] احمد رضا خاں صاحب: حسام الحرمین ص ۱۱۵ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء
[2] احمد رضا خاں صاحب: حسام الحرمین ص ۱۱۹ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء
[3] ایضاً ص ۱۲۱ [4] ایضاً ص ۱۱۹ [5] ایضاً ص ۱۱۳

یہ وہ حضرات ہیں جنکی تقریظات وتصدیقات پر خان صاحب پھولے نہیں سمائے۔ جب تک خان صاحب کی حقیقت واصلیت واضح نہ تھی تب تک تو ان حضرات نے حسن ظن سے کام لیتے ہوئے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو خود کو علماء کے لبادے میں چھپائے تھا ان الفاظ میں اسے خوش آمدید کہا مگر جب اس کی حقیقت عیاں ہوکر سامنے آئی تو پھر جن الفاظ میں اُسے یاد کیا ملاحظہ ہوں۔ لکھتے ہیں:

غبی مفاضل [۵۱] غبی باطل [۵۲]

اور خاں صاحب کے عقائد کے مجموعہ کو ترھات المبطلین [۵۳] اور حناوس الشلّ والادرتیات [۵۴] سے تعبیر فرماتے ہیں۔

قیصر بتا کہ خود کو چھپائے گا کس طرح
اب تو تری نظر سے تجھے دیکھتا ہوں میں

حقیقت حال کھل جانے کے بعد جو ریمارکس علمائے مدینہ منورہ نے خانصاحب کے بارے میں تحریر فرمائے ان کا موازنہ حسام الحرمین کی تقریظات کے الفاظ سے کیا جائے تو چنداں تعجب نہیں ہوتا، بلکہ علمائے حرمین شریفین کے لئے کلمات تحسین زبان پر بے ساختہ جاری ہو جاتے ہیں، کہ عشق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار لوگ علمائے کرام کے لبادہ میں آنے والے شخص کی کس طرح قدر و منزلت کرتے ہیں، اسکی ہر بات کی محض اس لئے تائید کرتے ہیں کہ علماء کی شان تو بہت بلند ہے ایک عام مسلمان سے بھی جھوٹ اور مکر و فریب کا ارتکاب انکی نظر میں انتہائی مشکل تھا، مگر اصل حقیقت منکشف ہو جاتی ہے تو پھر فریضۂ حق گوئی سے یوں سبکدوش ہوتے ہیں جسکا کچھ حال مذکور ہوا اور باقی کا اختصار آئندہ سطور میں پیش خدمت ہے۔

۵۱؎ احمد البرزنجی: غایۃ المامول ص۳۶ مطبوعہ رامپور، الشہاب الثاقب ص۲۰ مطبوعہ دیوبند۔
۵۲؎ ایضاً ص۳۶ و الشہاب ص۲۰ ۵۳؎ ایضاً ص۳۶ ۵۴؎ ایضاً ص۳۶۔

۲۔ تصدیقات علمائے حرمین

جیسا کہ گذشتہ سطور میں معلوم ہو چکا کہ علمائے حرمین نے احمد رضا خان صاحب کی حقیقت و اصلیت کھل جانے کے بعد تلافیٔ مافات کا جو طریقہ اختیار کیا اس میں ایک تو خان صاحب کی ذات اور ان کے عقائد پر تبصرہ شامل تھا جس کا اختصار غایۃ المامول اور الشہاب الثاقب کے حوالہ سے آپ نے ملاحظہ فرمایا، دوسرا کام علمائے دیوبند کے عقائد معلوم کرنے کا تھا۔

اسلامی معتقدات کے بارے میں علمائے حرمین کا علمائے دیوبند سے استفسار

چنانچہ علمائے حرمین نے اس سلسلہ میں چھبیس ۲۶ سوالات مرتب کر کے علمائے دیوبند کے پاس جواب کے لئے ارسال کئے ان کے ابتداء میں مکر و فریب کے گذشتہ واقعات کی طرف واضح اشارہ موجود ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"ایہا العلماء الکرام والجہابذۃ العظام قد نسبہ إلی ساحتکم الکریمۃ أناس عقاید الوہابیۃ قالوا باوراق ورسائل لانعرف معانیہا لاختلاف اللسان فنرجوان تخبرونا بحقیقۃ الحال ومرادات المقال ونحن نسئلکم عن امور اشتہر فیہا خلاف الوہابیۃ عن اہل السنۃ والجماعۃ [1]

(اے علمائے کرام اور سردارانِ عظام تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے اور چند اوراق اور رسالے ایسے لائے جن کا مطلب غیر زبان ہونے

[1] الحاج مولانا خلیل احمد سہارن پوری: المہند علی المفند ص مطبوعہ دیوبند، زیر نظر کتاب ص

کے سبب ہم نہیں سمجھ سکے۔ اس لئے امید کرتے ہیں ہمیں حقیقتِ حال اور قول کے مراد سے مطلع کرو گے اور ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ کا اور اہل السنۃ والجماعت سے خلاف مشہور ہے)

جوابات پر جن علمائے ہند نے دستخط کئے

اس ابتدائیہ کے ساتھ چھبیس ۲۶ سوالات علمائے دیوبند کو ارسال کئے گئے مولانا خلیل احمد سہارن پوریؒ نے جو ان کے جواب تحریر کئے وہ تمام علمائے دیوبند کے عقائد کا خلاصہ تھا۔ چنانچہ اس وقت کے اکابرینِ دیوبند نے (جو ہندوستان کے مختلف حصوں میں موجود تھے) اس کی مکمل تائید کی اور اس تحریر میں مندرج عقائد کو اپنے اور اپنے شیوخ و اکابرین کے عقائد قرار دیا۔ جن علمائے ہند نے اس جواب پر تصدیق و توثیق کی ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:۔

۱۔ قدوۃ العلماء والمحدثین اور علمائے دیوبند کے رہنما شیخ الہند محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ۔
۲۔ مولانا الحاج میر احمد حسن صاحب امروہویؒ۔
۳۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحبؒ مفتی دار العلوم دیوبند۔
۴۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ۔
۵۔ مولانا الحاج شاہ عبد الرحیم صاحب رائے پوریؒ خلیفہ حضرت گنگوہیؒ۔
۶۔ مولانا الحاج حکیم محمد حسن صاحبؒ۔
۷۔ مولانا الحاج قدرت اللہ صاحب مراد آبادیؒ۔
۸۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قدس سرہٗ۔
۹۔ حضرت مولانا محمد احمد صاحب ابن حجۃ الاسلام حضرت نانوتویؒ۔
۱۰۔ مولانا الحاج غلام رسولؒ مدرسہ عالیہ دیوبند۔
۱۱۔ حضرت مولانا محمد سہول صاحبؒ دیوبند۔
۱۲۔ مولانا عبد الصمد صاحب بجنوریؒ۔
۱۳۔ مولانا محمد اسحاق صاحب دہلویؒ۔

۱۴۔ مولانا الحاج ریاض الدین صاحبؒ مدرسہ عالیہ میرٹھ۔

۱۵۔ مفتیٔ اعظم دیارِ ہند حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ۔

۱۶۔ مولانا ضیاء الحق صاحبؒ امینیہ دہلی۔

۱۷۔ مولانا محمد قاسم صاحبؒ امینیہ دہلی۔

۱۸۔ حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۹۔ مولانا سراج احمد صاحبؒ میرٹھی۔

۲۰۔ مولانا محمد اسحاق صاحبؒ۔ مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔

۲۱۔ مولانا الحاج محمد مسعود احمدؒ ابن حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ صاحب قدس سرہٗ۔

۲۲۔ استاذ العلما مولانا محمد یحیٰؒ سہارنپوریؒ۔

۲۳۔ حضرت مولانا الحاج کفایت اللہ سہارنپوریؒ [1]

ان اکابرین علمائے دیوبند کے دستخطوں کے ساتھ جب علمائے دیوبند اور ان کے اکابرین کے مصدقہ عقائد سے متعلق تحریر علمائے حرمین شریفین کے علمی حلقوں میں پہنچی تو یکایک باطل پرستوں کی پھیلائی ہوئی سیاہی کے بادل ہباءً منثورا ہوگئے۔

عقائد علمائے دیوبند ہی اہل سنت والجماعت کے عقائد ہیں، علمائے حرمین کا اعلان!!

بغیر کسی خاص جد وجہد اور کوشش کے جن اکابرین حرمین شریفین اور پھر تمام دنیائے اسلام کے نمائندہ علمائے کرام نے عقائد علمائے دیوبند سے متعلق اس تحریر کو جس تحسین آفرین نظروں سے دیکھا اس کا عکس آئندہ صفحات میں دیکھا جاسکتا ہے۔ ان حضرات کے اسمائے گرامی ملاحظہ ہوں:۔

---

[1] جن حضرات کے اسمائے گرامی مذکور ہوئے اُنکی تصدیقات المہند علی المفند کے صفحات پر بالترتیب ص۴۵، ص۴۶، ص۴۷، ص۴۸، ص۴۹، ص۵۰، ص۵۲، ص۵۳، ص۵۴ اور ص۵۵ پر ملاحظہ ہوں۔ مطبوعہ دار الاشاعت مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی المہند علی المفند ص۱ تا ص۔

۱۔ حضرت مولانا شیخ محمد سعید بابصیل شافعی شیخ علمائے مکہ مکرمہ اور مسجد حرام کے خطیب و امام[۵۲]۔

۲۔ مولانا الشیخ احمد رشید حنفی رحمۃ اللہ علیہ[۵۳]۔

۳۔ الشیخ محب اللہ مہاجر مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ[۵۴]۔

۴۔ الشیخ محمد صدیق افغانی مہاجر مکی[۵۵]۔

۵۔ مفتی محمد عابد مالکی مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ[۵۶]۔

۶۔ محمد علی بن حسین مالکی ۷۔ حضرت مولانا مفتی سید احمد[۵۷] برزنجی شافعی سابق مفتی آستانہ نبویہ قدس سرہ۔

۸۔ رسوحی عمر مدرس مدرسۃ الشفا مدینہ منورہ۔

۹۔ ملا محمد خاں بخاری حنفی مدرس حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۔ خلیل بن ابراہیم ۱۱۔ محمد العزیز الوزیر التونسی۔

۱۲۔ محمد السوسی الخیاری۔ ۱۳۔ السید احمد الجزائری۔

۱۴۔ عمر بن حمدان المحرسی۔ ۱۵۔ محمد زکی البرزنجی۔

۱۶۔ احمد بن میمون البلغیش۔

۱۷۔ موسیٰ کاظم بن محمد استاذ باب الاسلام مدینہ منورہ۔

۱۸۔ سید احمد معصوم استاذ حرم نبوی۔

۱۹۔ الحاج احمد بن محمد خیر العباسی استاذ الحرم النبوی

۲۰۔ عبد القادر بن محمد بن سودہ العرشی ولیہ۔

۲۱۔ محمد منصور بن نعمان مدرس حرم نبوی۔

۲۲۔ ملا عبد الرحمٰن مدرس حرم نبوی۔

---

۵۲ المہند ص۵۷ حسام الحرمین ص۳۳ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء ۵۳ ایضاً ص۵۷ ۵۴ ایضاً ص۶۰ ۵۵ ایضاً ۶۰ ۵۶ ایضاً ص۶۱ حسام الحرمین ص۶۳ مطبوعہ ۱۹۷۵ء۔ ایضاً ص۶۲ و حسام ص۶۵ ۵۷ المہند ص۶۲ حسام الحرمین ص۱۳۱ مطبوعہ لاہور ص۶۲ علمائے مدینہ منورہ میں بیشتر وہ حضرات ہیں جنہوں نے حسام الحرمین کی تصدیق کر دی تھی۔

۲۳۔ محمود عبدالجوادؒ ۲۴۔ احمد لبساطیؒ استاذ حرم نبویؐ۔

۲۵۔ محمد حسن سندھی استاذ حرمِ نبویؐ

۲۶۔ عبداللہ النابلسیؒ ۲۷۔ محمد بن عمر الفلانیؒ۔

۲۸۔ احمد بن احمد اسعد استاذ حرام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۹۔ شیخ یٰسین الدمشقی استاذ حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۳۰۔ شیخ احمد بن محمد الشنقیطی المالکی استاذ الاساتذہ حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ تو ان علمائے ربانی کے اسمائے گرامی ہیں جو اپنے وقت کے کبار علماء میں شمار ہوتے ہیں اور حرمین شریفین میں علوم نبوت کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں۔

علمائے دیوبند اور علمائے حرمین کے متفقہ عقائد کی علمائے عالمِ اسلام کی طرف سے توثیق و تصدیق

اب ایک نظر عالم اسلام کے ان علماء کے اسمائے گرامی پر بھی ڈال لیں جنہوں نے اکابر علمائے حرمین شریفین اور علمائے دیوبند کی طرف سے سوال وجواب کے طریق سے عقائد اہل السنۃ والجماعت کی ترتیب وتدوین کی مکمل تائید و تصدیق کر کے عقائد کے اس مجموعہ کو چودھویں صدی ہجری میں تمام عالم اسلام کا اجماعی عقیدہ قرار دیا جس کا واضح مطلب یہ ہوا کہ چودھویں صدی میں اہل السنۃ والجماعت اور دیگر فرقوں میں امتیازی فرق ان عقائد کو تسلیم کرنے یا انکی مخالفت کرنے پر ہے۔

اسمائے گرامی ملاحظہ ہوں:-

۱۔ الشیخ سلیم بشریؒ شیخ الجامعۃ الازہر الشریف مصر۔

۲۔ شیخ محمد ابراہیم القایاتیؒ ازہر مصر۔

۳۔ سلیمان العبدؒ ازہر مصر۔

۴۔ الشیخ محمد بن احمد بن عبد الغنی ابن عمر عابدین الشامیؒ دمشق۔

۵۔ الشیخ مصطفیٰ بن احمد الشطی الحنبلی دمشق۔

۶۔ الشیخ محمود رشید العطار تلمیذ شیخ بدر الدین شامیؒ۔

۷۔ الشیخ محمد البوشی الحمویؒ ازہری شام۔

۸۔ الشیخ محمد سعید الحمویؒ شام۔

۹۔ الشیخ علی بن محمد الدلال الحموی شام۔

۱۰۔ الشیخ محمد ادیب الحورانی الحموی شام۔

۱۱۔ الشیخ عبد القادرؒ شام۔

۱۲۔ الشیخ محمد سعیدؒ شام۔

۱۳۔ الشیخ محمد سعید لطفی حنفی شام۔

۱۴۔ الشیخ حضرت فارس بن احمد شقفۃ الحموی شافعیؒ شام۔

۱۵۔ حضرت الشیخ مصطفیٰ الحداد شام۔

اہل السنۃ والجماعت کے عقائد کیا ہیں؟

چودھویں صدی ہجری مطابق بیسوی صدی عیسوی کے ان علمائے کبار کے اسمائے گرامی کی فہرست پر ایک نظر ڈالنے سے انصاف پسند قارئین کرام بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ عالم اسلام کے مشہور علمی مراکز جن میں مکہ معظمہ، مدینہ منورہ شرفہما اللہ حجاز مقدس۔ دمشق اور حماۃ ملک شام، ازہر یونیورسٹی مصر، دیوبند، دہلی مراد آباد اور میرٹھ وغیرہ ہندوستان سر فہرست شمار کئے جاتے ہیں، جن عقائد ونظریات کو متفقہ طور پر قبول کرتے ہیں اور اجماعی طور پر انہی عقائد کو اہل السنۃ والجماعت کے عقائد قرار دیکر حق اور غیر حق میں حدِ فاصل قائم کر دیتے ہیں اس کی مخالفت میں ایک فرد یا ایک شہر ——— اور وہ بھی علمی مراکز میں شمار ہونے کے بجائے سیاسی حیثیت سے معروف ہو ——— کے رہنے والوں کے عقائد کو کس پلڑے میں رکھا جائے گا۔

علمائے اُمت کے اس طریق کار کی قیامت تک رہنمائی اس فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتی رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا:۔

"میری اُمت گمراہی پر کبھی متحد و مجتمع نہیں ہوگی" اوکما قال

اس فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں عقائد علمائے دیوبند اور احمد رضا خاں صاحب بریلوی اور ان کے متبعین کے عقائد کا موازنہ کیجئے۔ خدا کو حاضر و ناظر جان کر اپنے دل سے سوال کیجئے کہ حق کیا ہے اور ناحق کیا ہے۔ جو گواہی قلب سلیم دے گا اسکی روشنی میں ہمارا آپ سے یہ مطالبہ ہے کہ:-

دل کی آزادی شہنشاہی شکم سامانِ موت
فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم؟!

الاحقر الاثیم راجی رحمۃ ربہ الکریم

حسین احمد نجیب

رفیق دار التصنیف والتالیف دار العلوم کراچی ۱۴

سنیچر ۲، شعبان المعظم ۱۳۹۶ھ